علمی دنیا میں

انقلابِ عظیم

دوست محمد شاہد مؤرخِ احمدیت

علمی دنیا میں

انقلابِ عظیم

مولانا دوست محمد شاہد
مؤرخِ احمدیت

الناشر احمد اکیڈمی۔ ربوہ

فہرست

صد سالہ دَورِ چرخ تھا ساغر کا ایک دَور
جب میکدے سے نکلے تو دُنیا بدل گئی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک حیرت انگیز واقعہ

احمدیت کا پُرشکوہ قافلہ ایک ایسی رُوح پرور فضا میں اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہو رہا ہے جبکہ دنیائے نظریات میں تغیّر عظیم واقع ہو چکا ہے۔ گزشتہ صدی میں فرشتوں کا نزول اس کثرت سے ہوا ہے کہ زبانوں اور قلموں پر کسی خارجی تحریک کے بغیر خود بخود حق و صداقت کے چشمے جاری ہو گئے ہیں اور برِّصغیر پاک و ہند، ایران، شام، ترکی، سعودی عرب اور مصر کے دینی اور علمی حلقوں میں دینِ حق کی زبردست باز گشت سنائی دینے لگی ہے جو بلاشبہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی دردمندانہ دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے حضور نے جناب الٰہی میں دعا کی تھی کہ

خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ۔ ہم ہو گئے اب بیقرار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کیطرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ و بچار

عہدِ حاضر کے اس حیرت انگیز واقعہ کی تفصیلات وجزئیات کا مطالعہ نہایت درجہ ایمان افروز ہے۔ اور ایشیا اور مشرقِ اوسط کے نامور اور ممتاز مفکرین کے جدید افکار وخیالات اسکا منہ بولتا ثبوت ہیں اس ضمن میں چند منتخب اقوال ذیل میں سپردِ قرطاس کئے جاتے ہیں

مسئلہ ناسخ ومنسوخ

۱۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ "مدیر اہلحدیث":-

"کسی آیتِ مخصوصہ کو منسوخ کہنا مخصوص امر نہیں بلکہ مفسّر یا مترجم کا اپنا فہم ہے جو عند التعارض اس کو پیش آتا ہے اس لیے ممکن ہے جو تعارض کی وجہ سے ایک مفسّر کسی آیت کو منسوخ کہے دوسرا اس تعارض کو اور طرح سے رفع کرے۔"

("فتاوی ثنائیہ" جلد اوّل صہ ۲۲۲ ناشر ادارہ ترجمان السنہ ۷۔ ایبک روڈ لاہور فروری ۱۹۷۲ء)

۲۔ مولانا رحمت اللہ صاحب طارق مفکرِ پاکستان:-

"کوئی حکم منسوخ نہیں۔ مطالب کا نسخ تو کیا ہوتا اس کا ہر ہر لفظ، طرزِ ادا اور لب ولہجہ کی تبدیلی سے بھی منزّہ اور پاک ہے..... قرآن کریم کے بارے میں ہے کہ باطل اس میں سرایت کر ہی نہیں سکتا۔"

("تفسیر منسوخ القرآن" صہ ۲-۳ ناشر ادارہ ادبیاتِ اسلامیہ ملتان نومبر ۱۹۷۴ء)

۳ - مولانا حسین علی صاحب مجددی شاگرد مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی :-

" شیخ جلال الدین سیوطی نے کتاب اتقان میں نہایت بسطِ تقریر سے ثابت کیا ہے کہ بیس آیات سے زیادہ منسوخ نہیں ہیں۔ پھر ان میں سے شاہ صاحب نے چار آیات کا منسوخ ہونا تسلیم کیا ہے ...... حضرت مولائی (یعنی رشید احمد صاحب گنگوہی) نے ان چار آیات کا نسخ بھی تسلیم نہیں کیا۔"

(" بلغۃ الحیران فی ربط آیات الفرقان " ص۲۱ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور۔ مقام اشاعت واں بھچراں ضلع میانوالی)

قرآن مقدم ہے

مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی بانی جماعت اسلامی :-

" صحیح علاج بجز اس کے کوئی نہیں کہ جس ترتیب کو اُلٹ دیا گیا ہے اسے پھر سیدھا کر دیا جائے۔ قرآن کو اپنی پیشوائی کا مقام دیجئے جو عہدِ رسالت میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے اصحاب البیت ..... دیتے تھے۔"

(ماہنامہ " ترجمان القرآن " دارالاسلام پٹھانکوٹ - جولائی ۱۹۳۴ء)

عربی اُمّ الالسنہ کی حیثیت سے

۱۔ امام الہند مولانا ابو الکلام صاحب آزاد :-

" اب اثری تحقیقات کے آخرین مواد نے بحث و تعلیل کا ایک نیا میدان پیدا کر دیا ہے اور عربی نسل اور عربی زبان کی تاریخ ایک نئی شکل میں نمودار ہو رہی ہے۔ یہ زبان جس پر زندگی و خلود کی آخری مہر قرآن نے لگائی دراصل مدنی نشو و نما کے اتنے مرحلوں سے گزر چکی ہے کہ دنیا کی کوئی زبان بھی اس وصف میں اس کی شریک نہیں۔ سمیری اور اکادمی اقوام کا تمدن، نینوا اور بابل کی علمی کامرانیاں، قدیم عصری لغات کا عمرانی سرمایہ آرامی زبان کا عروج و احاطہ، کلدانی اور سریانی کا ادبی تمول دراصل ایک ہی زبان کی لغوی تشکیل و تکمیل کے مختلف مرحلے تھے اور اسی نے آگے چل کر چوتھی صدی قبل مسیح کی عربی کا بھیس اختیار کیا۔"

("ترجمان القرآن" جلد دوم ص۵۱۸ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز۔ لاہور)

۲۔ علامہ شبلی نعمانی مؤلف "سیرۃ النبیؐ" :-

" دنیا میں یوں تو سینکڑوں ہزاروں زبانیں مروج اور مستعمل

ہیں لیکن سب کی اصل الاصول صرف تین زبانیں ہیں۔ ایک سامی جو سام بن نوح کی طرف منسوب ہے۔ اس زبان سے جو زبانیں پیدا ہوئیں وہ عربی، عبرانی، سریانی، کلدانی نبطی وغیرہ ہیں۔۔۔۔اس امر میں اختلاف ہے کہ ان سامی زبانوں میں نسبتاً قدیم کون زبان ہے؟ قدماء کا عام خیال یہ تھا کہ عبرانی سب سے زیادہ قدیم ہے۔ یورپ کے اکثر متأخرین سریانی کو قدیم تر بتاتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ یہ شرف عربی زبان کو حاصل ہے۔"

(رسالہ "الندوہ" رمضان ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹ر نومبر ۱۹۰۴ء بحوالہ "مقالاتِ شبلی" جلد دوم مطبع معارف اعظم گڑھ طبع دوم ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۹۵۰ء)

۳۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب طاہر سورتی بانی انجمن ترقی عربی پاکستان۔لاہور:-

" عربی زبان کے اُمّ الالسنہ ہونے میں شک نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ثبوت تو خود عربی زبان کے آغاز و ارتقاء کا مسئلہ ہے جو آج تک راز بنا ہوا ہے ۔۔۔۔ پھر قرآن مجید میں امّ القریٰ کا لفظ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ دنیا کی تاریخ میں انسانی اجتماعیت کا آغاز مکّہ سے ہوا۔"

(اردو ابتدائیہ۔ ترجمہ "تاریخ ادب عربی" از استاد حسن زیات

ص۲۶ ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور طبع دوم ۱۹۷۲ء)

۴۔ مفتی محمد شفیع صاحب صدر مدرسہ دارالعلوم کراچی ۔:

" ہر حکومت کی کوئی ایک دفتری زبان اور لغت ہوتی ہے حکومت الہیہ کی دفتری زبان عربی ہے کہ سب سے پہلے انسان کو وہی سکھائی گئی اور بالآخر جنّت میں پہنچ کر تمام انسانوں کی زبان وہی ہو جائے گی ۔"

(مقدمہ " المنجد " عربی ۔ اردو ناشر دارالاشاعت کراچی ۱ جولائی ۱۹۷۳ء)

جلوۂ طور

۱۔ علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعرِ مشرق ۔:

ع مثلِ کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگ لاتخف

٭

ع تم میں حوروں کا چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں (بانگ درا)

۲۔ مولانا اللہ یار خان صاحب چکڑالہ ضلع میانوالی ۔:

" کشف و الہام وحی باطنی ہے اور کمالاتِ نبوّت سے ہے اور نائب وخلیفہ نبوّت ہے ... یہ باطنی دولت

انبیاء کا حصّہ ہے جو بطور وراثت انبیاء کی حقیقی اولاد یعنی متبعین کو ملتی ہے اور یہ کشف و الہام بدکاروں کو حاصل نہیں ہوتا بلکہ خواص کو ہوتا ہے جن کے دل حقیقتِ ایمان سے منوّر ہو چکے ہیں .... کشف و الہام رضائے الٰہی کا ثمر ہی تو ہیں جن پر اللہ ناراض ہو بھلا انہیں یہ انعام کیونکر عطا فرمائے گا۔"

("دلائل السلوک" صد ۱۲۶-۱۲۷ ناشر ادارہ نقشبندیہ اولیسیہ چکوال جہلم شعبان ۱۳۸۵ھ)

نزولِ جبریلؑ

۱۔ مولانا اللہ یار خان صاحب :-

" جبریل ولی اللہ کے پاس آ سکتے ہیں۔ صرف وحی شرعی اور وحی احکامی کا سلسلہ ختم ہوا۔ کیونکہ دین مکمل ہو چکا ہے۔" ("دلائل السلوک" صد ۱۲۷)

طیورِ ابراہیمؑ

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد :- " حضرت ابراہیمؑ کا

ظہور ایک ایسے عہد میں ہوا تھا جبکہ ان کے ملک میں
اور ان کے ملک سے باہر کوئی گروہ بھی ایسا نہ تھا جس
میں قبولیتِ حق کی استعداد دکھائی دیتی ہو۔ یہ حالت
دیکھ کر انہوں نے کہا خدایا تو کیونکر اس موت کو زندگی
سے بدل دیگا؟ اس پر اللہ نے دعوتِ حق کی انقلاب
انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کر دی۔ اگر
تم ایک پرندہ کو کچھ دنوں تک اپنے پاس رکھ کر ایسا
تربیت یافتہ بنا سکتے ہو کہ تمہاری آواز سنتا اور تمہارے
بلانے پر اڑتا ہوا آجا سکتا ہے تو کیا گمراہ اور متوحش
انسان دعوتِ حق کی تعلیم و تربیت سے اس درجہ
اثر پذیر نہیں ہو جا سکتے کہ تمہاری صدائیں سنیں، اس
کا جواب دیں۔"

(تفسیر ترجمان القرآن" جلد اوّل صث۲۷ ناشر شیخ مبارک علی
تاجر کتب اندرون لوہاری دروازہ ستمبر ۱۹۳۱ء)

۲۔ مولانا عبیداللہ صاحب سندھی:۔

" حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چار پرندے سدھانے
کی ہدایت کی جاتی ہے جو اُن کے بلانے پر دُور کے
پہاڑوں سے بھاگے ہوئے آتے ہیں ... اگر پرندے
حضرت ابراہیم کے بلانے پر فوراً بھاگ کر ان کے پاس

آ موجود ہوتے ہیں حالانکہ نہ وہ ان کے خالق ہیں اور
نہ ہی اُن کے حقیقی مالک تھے تو کیا قومیں اپنے اس
خالق حقیقی کی صدا پر لبیک نہ کہیں گی اور ایک مرکز
پر جمع نہ ہو جائیں گی جو اُن کا (حقیقی) خالق اور حقیقی
بادشاہ ہے۔"

(تفسیر "المقام المحمود" صـ ۳۹۵ ناشر مکتبہ رشیدیہ ۳۲-۱ے
شاہ عالم مارکیٹ طبع اوّل جولائی ۱۹۸۳ء)

ابراہیم وقت کی تلاش

ڈاکٹر سر محمد اقبال شاعر مشرق :-

ع یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللہ

۱۰۰ سو سالہ موت

مولانا عبید اللہ صاحب سندھی :-

" قریہ کا معنیٰ ہے اجتماع اور اس کا انگریزی ترجمہ
ہے سوسائٹی ..... اگر کوئی اجتماع یعنی صالح سوسائٹی
کو تباہ کر دے اور اس کی ہستی کو فنا کر دے تو پھر
ویسی سوسائٹی (کی مانند) اگر لگاتار کوشش کی جائے تو

سو برس میں انقلاب آسکتا ہے .... فاماتہُ اللہ مأتہ عام قوموں پر قدرتی طور پر ترقی کے بعد تنزل آجاتا ہے ...... ثُمَّ بَعَثَہٗ پھر وہ نیند سے جاگتے ہیں فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّہ اگرچہ سوسائٹی برباد ہوگئی مگر اُن کی آبادی کے ذرائع ویسے ہی محفوظ ہیں تو پھر اطمینان سے ترقی کرسکتی ہے بیت المقدس کی مسجد کو طاغوت نے تباہ کیا۔ مگر اس کے چشمے، نہریں، زمین اور باغات ویسے کے ویسے رہ گئے تھے اس میں کچھ تغیر و تبدل نہیں آیا تھا تو قوم آہستہ آہستہ جمع ہوتی ہوتی ایک اجتماع صالح یعنی سوسائٹی بن گئی.....وانظر الیٰ حمارک یعنی جب سوشل ترقی ہوجائے گی تو باربرداری کے اسباب خود بخود پیدا ہوجائیں گے ...... وَانْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ کَیْفَ نُنْشِزُھَا ثُمَّ نَکْسُوْھَا لَحْمًا...یعنی جب قوم تنزل کرتی ہے تو فقط ہڈیاں رہ جاتی ہیں ..... پھر ان بوسیدہ ہڈیوں پر حرکت طاری ہوجاتی ہے اور ان پر گوشت چڑھنا شروع ہوجاتا ہے اور پھر چیز زندہ ہوتی ہے .... اسی طرح اقوام کی زندگی کی مثال ہے۔"

(تفسیر "المقام المحمود" صـ۳۹۱ تا صـ۳۹۳)

حضرت سلیمانؑ کا ایک فوجی افسر

مولانا میرزا ابوالفضل بن فیاض شیرازی:-

" الھدھد حضرت سلیمانؑ کے ایک فوجی افسر کا نام یہ نام حضرت سلیمانؑ کے وقت میں بہت عام معلوم ہوتا ہے چنانچہ عہد عتیق میں اوّل سلاطین باب ۲۰: ۱و ۳۲ اور باب ۱۱: ۱۴ یہ نام کئی بار آیا ہے۔"

(عزیب القرآن" صـ۳۹۳ ناشر قانونی کتب خانہ کچہری روڈ لاہور)

قیامت کی ایک نشانی

۱۔ علامہ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی :-

" قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ اور جب جوان اونٹنیاں چھوٹی پھریں الآیۃ یعنی لوگ اونٹنیوں پر سفر کرنا اور انکے ذریعہ سامان اٹھانا چھوڑ دیں گے۔ عشار دس ماہ کی اونٹنی کو کہتے ہیں جیسا کہ ثعلب اور دیگر آئمہ لغت نے کہا۔ ان پر سفر کرنا اور سامان اٹھانا اس لیے چھوڑ دیا گیا کہ اب موٹر کاریں اور ریل گاڑیاں وغیرہ پائی جا

رہی ہیں ..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وَتُتْرَکَن القلاص فلا یُسعیٰ علیھا اللہ تعالےٰ کے قول (واذا العشار عطّلت) کی تعیین مراد ہے۔ یعنی سفر اور سفر اٹھانے کیلئے پہلے جو خدمت اونٹنی سے لی جاتی تھی وہ چھوڑ دی جائے گی تو ان ریل گاڑیوں اور مختلف اقسام کی موٹر کاروں کی ایجاد دراصل قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔"

("اسلام اور عصری ایجادات" ص۲۳-۲۴ ترجمہ "الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سیّد البریہ" مترجم مفتی احمد میاں برکاتی ناشر حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور طبع دوم ستمبر ۱۹۸۲ء)

۲۔ لیفٹیننٹ کرنل خواجہ عبدالرشید صاحب:۔

" پھر اس پر بھی غور فرمائیے واذا العشار عطّلت یہ قیمتی اور گیھن اونٹنی (یعنی قیمتی اونٹ جو بہت کار آمد ہے) معطل ہو جائے گی ہوتی جارہی ہے کہ نہیں؟ اب کہاں وہ حاجیوں کے قافلے جو قطار اندر قطار جدّہ سے چل کر کن کٹھن منزلوں کے بعد مکّہ اور مدینہ پہنچتے تھے، اب تو ریگستان عرب میں قیمتی موٹر چلتا ہے۔"

("صدق جدید" لکھنؤ ۱۴ر ستمبر ۱۹۶۲ء ص۶)

یاجوج وماجوج

۱۔ علامہ ڈاکٹر سر محمدؒ اقبال شاعر مشرق :-

ع کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشمِ مسلم دیکھ لے تفسیرِ حرف ینسلون

(بانگِ درا)

۲۔ مولانا مولوی ابو الجمال احمد مکرم صاحب عباسی چریاکوٹی :-

" یاجوج ماجوج دو فردوں کا نام نہیں جیسا کہ بعض مفسّرین نے لکھا ہے بلکہ یاجوج اہلِ روس ہیں اور ماجوج اقوامِ یورپ جو اس وقت تمام دنیا پر چھائے ہوتے ہیں ۔"

("حکمت بالغہ" جلد دوم صہ ۵۸۸ مطبع ادارۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن ۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۳۲ ہجری)

۳۔ مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی :-

" یاجوج و ماجوج کا لفظ اجیج سے لیا گیا ہے اور اجیج شعلہ نار کو کہتے ہیں ۔ یہ وجہ تسمیہ بیرونی لوازم کے لحاظ سے ہے ۔ معنًا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یاجوج ماجوج کے لیے آگ مسخر کی جائے گی اور وہ اپنی تہذیب و تمدّن میں آگ سے بہت زیادہ کام لیں گے

آبادیوں پر آگ برسائیں گے اور شہروں کو راکھ کا ڈھیر بنا کر رکھ دیں گے ان کے برّی بحری اور ہوائی سفر آگ کے ذریعہ ہوں گے۔ جنگیں بھی آگ ہی سے ہوں گی — کارخانے آگ کی مدد سے چلیں گے اور انکے تمام کاروبار کا مدار آگ پر ہوگا۔ اب یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ قرآن وحدیث میں یاجوج و ماجوج کی جتنی علامتیں اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ موجودہ دَور کی بعض اقوام پر چسپاں ہوتی ہیں۔"

(یاجوج و ماجوج ص۸-۹ ناشر فیروز سنز لاہور طبع اوّل ۱۹۶۹ء)

۴۔ جناب مولوی انورشاہ صاحب کشمیری دیوبندی عالم :-

"اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ لَایَبْعُدُ اَنْ یَکُوْنُوْا اهلَ رُوْسِیَا وَبَرِیْطَانِیَا"

(فیض الباری جلد۴ ص۴۳۷)

یاجوج و ماجوج اگر روس اور برطانیہ والے ہوں تو اس دعویٰ کو بعید از واقعات نہیں ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

(رسالہ الفرقان لکھنؤ۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۱ھ ص۲۸-۲۹)

۵۔ ڈاکٹر مظفر اقبال صاحب ظفر گوجرانوالہ :-

"یہی روس (یاجوج) اور امریکہ (ماجوج) اعلان بالفور کے ذریعہ ۱۹۴۵ء میں اسرائیل کا ملک بنا گئے۔"

(صدیوں پرانی پیشگوئی اور پیش بینی ص۱۰۹)

۶۔ علی اکبر صاحب لندن میں مقیم ریسرچ سکالر:
" یورپی اقوام ہی یاجوج و ماجوج ہیں ۔"
(اسرائیل۔قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں صـ۲۸ مکتبہ شاہکار پوسٹ بکس ۱۷۵۴ لاہور جون ۱۹۷۶ء)
" آسمان میں تیر چلانے سے مراد طاقت ور راکٹ ہیں۔"
(ایضاً صـ۴۵)

۷۔ سید قاسم محمود صاحب مدیر "شاہکار" لاہور:-
" دجّال اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کی تفسیر و توجیہہ مختلف ادوار میں مختلف انداز میں ہوتی رہی ہے ۔ ہر نسل نے ان پیشگوئیوں کو اپنے عہد کے تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن کسی کو بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ آگے چل کر سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ عہد میں کیسے کیسے حالات رونما ہوں گے ۔ قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کا مطالعہ آج کے عہد میں رونما ہونے والے حالات کی روشنی میں کیا جائے گا تو محسوس ہوتا ہے کہ ہو نہ ہو ان پیشگوئیوں کا لازمی تعلق آج کے عہد سے ہے ۔" (ایضاً سرورق)

۸۔ الشیخ عبداللہ بن زید آل محمود۔ وزیر مذہبی امور قطر اور الشیخ عبدالرحمٰن بن سعدی کے نزدیک یاجوج و ماجوج سے مراد روس امریکہ

برطانیہ اور دیگر مغربی اقوام ہیں۔"
(رسالہ "لامہدی ینتظر" ص۷۵-۷۹ مطبوعہ ریاست قطر)

دجّال

۱۔ مولانا سیّد ابوالحسن ندوی صاحب:-

"دجّال" موجودہ مادہ پرستانہ اور کافرانہ تہذیب کی...
وہ بلیغ تعبیر اور زندہ تصویر ہے جس میں اس کے
نقطۂ عروج کا نقشہ پیش کر دیا گیا ہے اور اس کے اہم
مرکزوں اور حلقوں کی بہت واضح طور پر نشان دہی کر
دی گئی ہے۔ یہ دراصل نبوّت کے ان لافانی معجزوں
میں سے ایک معجزہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس جامع و مانع کلام کا ایک بہترین نمونہ ہے جس
کے عجائبات و کمالات کبھی ختم نہیں ہوتے۔"

(معرکہ ایمان و مادّیت ص۴۰-۴۱ ناشر مجلس
تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ لکھنؤ)

۲۔ مولانا سمیع الحق صاحب مدیر الحق اکوڑہ خٹک سینیٹر:

" پرسوں کمیونزم یا کیپٹل ازم کو اور کچھ عرصہ بعد دجال
اور اس کی لائی ہوئی یورپی تہذیب کو گلے لگا لے تو ان
میں سے ہر چیز کو سنت نبوی کا مقام حاصل ہو جائے گا؟

والعیاذ باللہ۔"

(اخبار نوائے وقت لاہور ۲۰ ستمبر ۱۹۸۷ء ص۳)

۳۔ علامہ محمد صدر۔ ایران:۔

یورپ کا استعمار اور تہذیب جو اسلام کے مخالف ہے وہی دجّال ہے۔ (ترجمہ)

(تاریخ الغیبۃ الکبریٰ ص۵۳۴ ناشر مکتبۃ الامام امیر المومنین علی العامہ اصفہان)

۴۔ جناب علی اکبر صاحب ریسرچ سکالر مقیم لندن:۔

" دجّال اور یاجوج و ماجوج ایک ہی قوم ہیں۔ دو مختلف اغراض کے لیے ایک دنیا میں مذہبی فساد برپا کرے گی اور دوسری سیاسی اور فوجی طاقت سے فساد پھیلائے گی۔"

(اسرائیل قرآنی پیشگوئیوں کی روشنی میں ص۳۸)

دجّال کا گدھا

" یہ کسی گدھے کی جسمانی طاقت کا ذکر نہیں بلکہ ایک قوم کی مادّی قوّت کا ذکر ہے جسکے وسائل آمدورفت کاریں، گاڑیاں، ہوائی جہاز وغیرہ طویل فاصلے گھنٹوں

بلکہ منٹوں میں طے کرلیں گے۔ کانوں کی تیس گز لمبائی سے مراد جہاز کے پَر ہیں جو ہلکے اور چمکیلے رنگ کے ہوتے ہیں اور ایک دن کا پیدل سفر صرف ایک قدم کے عرصے میں طے کر سکتے ہیں .... آجکل کے جیٹ جہازوں، راکٹوں اور خلائی جہازوں جو آسمان کی طرف ایک دم جست لگا کر بلند ہو جاتے ہیں، کی نہایت صحیح تصویر کشی ہے۔ ان اقوام کے لیے ہوائی سفر ایسے ہی آسان ہو چکا ہے جیسے ہوا کے لیے بادل کو اٹھا کر چلنا۔"

(ایضاً صدا۳)

۵۔ مولانا ابو الجمال مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی:۔

"ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ حدیثوں میں دجّال سے کوئی فردِ خاص مخصوص نہیں ہے نہ یہ کوئی مذموم لفظ ہے بلکہ دجال سے دجّال صفت لوگ مراد ہیں اور دجّال کی جو صفت بیان کی گئی ہے وہ بالکل اہل یورپ اور پادریوں پر صادق آتی ہے۔"

(حکمت بالغہ جلد دوم ص۱۳۲)

۶۔ علامہ محمد اسد صاحب مترجم قرآن:۔

" كل ما استطيع ان اقوله لك الآن

ان عالم الفرنج قد اصبح عالم الدجال"
(الطریق الی الاسلام ص۳۰۸-۳۱۱)

یعنی میں پوری قوت سے کہوں گا کہ انگریزی دنیا ہی دجال ہے۔
(رسالہ "منار الاسلام" جنوری، فروری ۱۹۸۱ء ص۱۱ مجلہ متحدہ امارات عرب)

کسرِ صلیب

مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور:-
"یعنی موجودہ دین نصرانیت کو باطل کریں گے۔"
(خلاصۃ المشکوٰۃ ص۴۳ ناشر انجمن خدام الدین لاہور محرم الحرام ۱۳۷۸ھ)

فوٹوگرافی

۱۔ مولانا بلال احمد صاحب دیوانہ صہبائی ہائی سکول مراد آباد:
"فوٹوگرافی ایک ایسا آلہ ہے کہ اس کی مدد سے ہر قسم کا انسانی عکس لیا جاتا ہے ..... کیوں صاحب یہ تو فرمائیے کہ شیشہ میں آپ غیر کے چہرے کا عکس دیکھیں تو جائز ہے اور اسی عکس یا ظل کو کسی طرح محفوظ کر لیا جائے تو یہ حرام ہے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔"
("اہل حدیث" امرتسر ۸ مئی ۱۹۴۳ء ص۱۳)

۲ - مولانا عبید الرحمٰن صاحب رحمانی دربھنگوی پروفیسر جامعہ عربیہ دارالسلام عمرآباد:-

" فوٹوگراف کی تصویروں میں انسانی ہاتھوں کو کچھ دخل نہیں ہوتا بلکہ خود اللہ تعالیٰ ان کو اپنے آفتاب کی روشنی سے بناتا ہے اور انسان ایک حیلہ کے ذریعہ ان کو اپنے قبضہ میں کر لیتا ہے ۔ جیسا کہ ایک شخص اپنی تصویر آئینہ میں دیکھتا ہے ، پھر کیا وجہ ہے کہ آئینہ میں تو تصویر دیکھنی مباح ہو اور اگر اسی تصویر کو کسی حکمت کے ذریعہ باقی رکھ لیا جائے تو حرام ہو۔"

("اہلحدیث" امرتسر ۲۳ ؍اگست ۱۹۳۵ء)

۳ - مولانا سیّد ابو الاعلیٰ صاحب مودودی امیر جماعت اسلامی:

" میٹرک کے لیے تصویر کھنچوانے میں کوئی مضائقہ نہیں اس طرح میرے نزدیک پاسپورٹ ، تفتیش جرائم میں تحقیقات اور ضروریات جہاد اور ناگزیر تعلیمی اغراض کیلئے بھی فنِ تصویر کا استعمال درست ہے ۔"

(رسائل و مسائل طبع اوّل ص۱۹۲ ناشر جماعت اسلامی پاکستان)

۴ - علّامہ رحمت اللہ صاحب طارقؔ ملتان نے اپنی کتاب "تفسیر منسوخ القرآن " ص۴۰۸ میں قرآن حدیث اور تاریخ اسلام کی رو سے تصویر کے جواز پر مفصل دلائل دیئے ہیں۔

دنیوی عالم کا عکس

مولانا نذیر الحق صاحب میرٹھی :-

" عالم آخرت درحقیقت دنیوی عالم کا ایک عکس ہے جو کچھ دنیا میں روحانی طور پر ایمان کے نتائج اور کفر کے نتائج ظاہر ہوتے ہیں وہی عالمِ آخرت میں جسمانی طور پر ظاہر ہو جائیں گے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ جو اس جہان میں اندھا ہے وہ اس جہان میں بھی اندھا ہوگا ۔ پس ہمیں ایک تمثیلی وجود سے انکار نہیں کرنا چاہیئے مثال ہمارے سامنے موجود ہے ۔ روحانی امور عالم رؤیا میں متمثل ہوکر نظر آتے ہیں ۔ اس پر ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوتا تو جنّت و دوزخ پر تعجب یا اعتراض کیوں ؟"

("یاجوج و ماجوج" صـ۹۴ ناشر فیروز سنز لاہور)

حدیث اور سنّت

مولانا سیّد ابو الاعلیٰ صاحب مودودی :-

" عام لوگوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا بڑا سبب یہ ہے کہ حدیث اور سنّت کے فرق سے ناواقفیت

ہے۔ سنّت اس طریقے کو کہتے ہیں جسے حضورؐ نے خود اختیار فرمایا اور امّت میں اسے جاری کیا.... اس کے برعکس حدیث سے مراد وہ روایات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے کیا کیا اور کس چیز کو کرنے کا حکم دیا۔ اس لحاظ سے حضور کی پوری زندگی کا طور طریقہ سنّت ہے۔"

(اخبار "تسنیم" لاہور ۱۷رمئی ۱۹۵۵ء)

حکومتِ وقت کی اطاعت

۱۔ مولانا ظفر علی خان صاحب مدیر زمیندار:-

" ہمیں ہمارا پاک مذہب بادشاہِ وقت کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔ ہم کو سرکار انگلشیہ کے سایہ عاطفت میں ہر قسم کی دینی و دنیوی برکتیں حاصل ہیں۔ ہم پر از روئے **مذہب گورنمنٹ کی اطاعت فرض ہے۔"**

("زمیندار" یکم نومبر ۱۹۱۲ء بحوالہ "ظفر علی خان کی گرفتاری" ص۱۲ از خان کابلی الافغانی ناشر ریفارم لیگ اسلام گلی وسن پورہ لاہور ۲۹ر مارچ ۱۹۳۷ء)

" مسلمانوں میں جہاں ہمدردیِ بنی نوع، غیرتِ دینی،

اخوتِ اسلامی، اتحادِ ملّی، مودتِ قومی کی مقدس ترین
خصوصیات زندہ ہو جائیں وہاں اپنے بادشاہ کی اطاعت
حکومتِ وقت کی جاں نثاری، سلطنت ابد مدت برطانیہ
کے ساتھ محبت کے وہ ضروری اوصاف بھی بدرجہ اتم
موجود ہو جائیں جن کے ارشاد کے بغیر ہندوستان کا
مسلمان اطاعت **اولی الامر کے الہامی ارشاد کے**
معیار میں پورا اترنے کے باعث کامل مسلمان نہیں
کہلا سکتا۔"

(زمیندار ۹ر نومبر ۱۹۱۱ء بحوالہ ظفر علی خان کی گرفتاری ص۱۱)

"ہندوستان دارالسلام اور دارالاسلام ہے جہاں
دھڑلے سے مسجدوں میں اذانیں دی جاتی ہیں جہاں
پادریوں کے پہلو بہ پہلو اسلامی مناد اور واعظ تبلیغ
دین مبین کا فرض انجام دے رہے ہیں۔ جہاں پریس
ایکٹ کے موجود ہونے پر لوگوں کو تحریر و تقریر کی وہ
آزادی حاصل ہے جس نے ایک عالم کو متحیر بنا رکھا ہے
جہاں تمام وہ اقتصادی و تمدنی و سیاسی برکتیں جو کسی
آزاد قوم کو حاصل ہونی چاہئیں۔ اعتدال آمیز حریت کے
ساتھ انہیں حاصل ہیں۔ مسلمان ایسی جگہ ایک لمحہ
کے لیے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال

نہیں کر سکتے۔ اس مذہبی آزادی اور امن و امان کی موجودگی میں اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔"

(زمیندار ۱۱ر نومبر ۱۹۱۴ء بحوالہ ظفر علی خان کی گرفتاری ص۵)

۲۔ علامہ سیّد علی الحائری مجتہد:۔

"ہر شیعہ کے اس احسان کے عوض میں جو آزادی مذہب کی صورت میں انہیں حاصل ہے صمیم قلب سے برٹش حکومت کا رہین احسان اور شکرگزار رہنا چاہیئے اور اس کے لیے شرع بھی اس کو مانع نہیں ہے کیونکہ پیغمبرِ اسلام صلی علیہ و آلہ السّلام نے نوشیرواں عادل کے عہدِ سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔" (موعظہ تحریف قرآن ص۶۸ شیعہ ینگ مین سوسائٹی لاہور۔ اپریل ۱۹۲۳ء)

۳۔ مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی:۔

"اگر کسی ملک میں سیاسی اقتدار اعلیٰ غیر مسلم جماعت کے ہاتھوں میں ہو لیکن مسلمان بھی بہرحال اس اقتدار میں

شریک ہوں اور ان کے مذہبی و دینی شعائر کا احترام کیا جاتا ہو تو وہ ملک حضرت شاہ (عبدالعزیز) صاحب کے نزدیک بلاشبہ دارالاسلام ہوگا۔ اور ازروئے شرع مسلمانوں کا فرض ہوگا کہ وہ اس ملک اپنا ملک سمجھ کر اس کیلئے ہر نوع کی خیر اندیشی کا معاملہ کریں۔"
(نقشِ حیات جلد دوم صلا مطبوعہ الجمیعة پریس دہلی)

۴۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی :-

" ہندوستان میں اس وقت بلاشبہ دارالحرب تھا جب انگریزی حکومت یہاں اسلامی حکومت کو مٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس وقت مسلمانوں کا فرض تھا کہ یا تو وہ اسلامی سلطنت کی حفاظت میں جانیں لڑاتے یا اس میں ناکام ہونے کے بعد یہاں سے ہجرت کرجاتے۔ لیکن جب وہ مغلوب ہوگئے انگریزی حکومت قائم ہوچکی اور مسلمانوں نے اپنے پرسنل لاء پر عمل کرنے کی آزادی کے ساتھ یہاں رہنا قبول کر لیا تو اب یہ ملک دارالحرب نہیں رہا۔"
("سود" صے۷ ناشر مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ ۔ لاہور)

" ہندوستان کا نظام زندگی بالکل کافرانہ اورظالمانہ ہے لیکن وہ شرائط ابھی یہاں پورے نہیں ہیں جن کے

ماتحت اسلام نے جہاد بالسیف کی اجازت دی ہے۔ جہاد بالسیف کے لیے دو شرائط ضروری ہیں ۔ ایک یہ کہ

" وہ با اختیار امیر کی قیادت میں ہو کسی دوسرے نظام قاہر و مسلّط کے اندر رہتے ہوئے جہاں کسی با اختیار امیر کا وجود ناممکن ہے، قتال کرنا بدامنی اور فساد ہے جو جائز نہیں ۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کا اعلان ہجرت کے بعد فرمایا۔ دوسرے یہ کہ جو لوگ جہاد بالسیف کے لیے اٹھیں وہ خود شائبہ فساد وظلم سے پاک ہو چکے ہوں ۔ کوئی با اختیار امیر چونکہ ہندوستان میں موجود نہیں ہے اس وجہ سے یہاں جہاد بالسیف روا نہیں ۔"

(رسالہ "ترجمان القرآن" ص۱۸۲ رمضان و شوال ۱۳۶۴ ھجری دارالاسلام جمال پور پٹھان کوٹ)

۵۔ مولانا محمد میرپوری صاحب انگلستان :-

" برطانیہ کو دار حرب کہنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کیونکہ یہاں اس وقت تک مسلم ملکوں سے بھی زیادہ امن و امان ہے اور لوگ اسی بناء پر یہاں سے ہجرت کرنے کیلئے تیار نظر نہیں آتے .... کچھ عرصہ پہلے سعودی عرب کے علماء کی سپریم کونسل کے سامنے مغربی ملکوں کے دارالحرب

ہونے کے بارے میں یہ سوال پیش کیا گیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے یہ لکھا تھا کہ کسی یورپی ملک کو دارالحرب قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

(اخبار "جنگ" لندن جولائی ۱۹۸۷ء)

خیالی مسیح

مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی:-

" حقیقت یہ ہے کہ یہ (عیسائی) لوگ اس تاریخی مسیح کے قائل ہی نہیں ہیں۔ جو عالمِ واقعہ میں ظاہر ہوا تھا بلکہ انہوں نے خود اپنے وہم و گمان سے ایک خیالی مسیح تصنیف کر کے اُسے خدا بنا لیا ہے۔"

("تفہیم القرآن" جلد اوّل صہ ۴۹۱ حاشیہ ناشر مکتبہ انسانیت موچی دروازہ لاہور طبع نہم ۱۹۷۲ء)

احیاء موتیٰ

اسلامی مشن لاہور۔

" انبیاء علیہم السلام دنیا میں انسانوں کو گناہوں سے پاک کر کے نیکی کی راہ پر ڈالتے آتے رہے اور ان کی غرض و غایت جسمانی مردوں کی بجائے روحانی مردوں

کو زندہ کرنا تھی ۔ اگر جسمانی مُردوں کو زندہ کرنا بھی انبیاء کے دائرہ اختیار و کار میں ہوتا تو نہ تو ان کا کوئی عزیز فوت ہوتا اور نہ وہ خود فوت ہوتے اور یہی بات ہمیں انجیل سے معلوم ہوتی ہے ۔۔۔۔ اگر مسیح میں جسمانی مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت ہوتی تو وہ مُردے کو زندہ کر کے اپنے چاہیتے شاگرد کے غم کو مسرّت میں بدل دیتے ۔"

(آئینہ حقائقِ قرآن صـ ۶۳-۶۴ ناشر اسلامی مشن سنت نگر لاہور)

تکلّم فی المہد

اسلامی مشن لاہور :-

" عربی محاورے میں مہد سے مراد نوعمر لڑکا ہے ۔ گود کا بچہ نہیں ۔ حدیث شریف میں ہے اطلبوا العلم من المھد الی اللحد پنگھوڑے سے لے کر لحد میں پہنچنے تک علم حاصل کرو ۔"

(ایضاً صـ ۳۷)

خلقِ طیور

اسلامی مشن لاہور ۔ " اگر جناب مسیح نے مٹّی سے لیکر

پہلے پرندہ کی صورت بنائی اور پھر اسے چند قدم اڑا کر دکھایا تو آج انسان اپنے ہاتھ سے وزنی مشینیں بحری و فضائی جہاز، خلائی سیارے، ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ بناتا ہے۔ پھر ان میں گیس، بھاپ، بجلی یا ایٹمی توانائی بھر کے اسے حرکت میں لے آتا ہے اور آج ہم اس کی تخلیقات کی بدولت ایک طرف دنیا بھر میں اڑتے پھرتے ہیں۔ فضائی لہروں کی مدد سے ہزاروں میلوں سے خبریں سنتے اور تصاویر دیکھتے ہیں تو دوسری طرف انسان خلاؤں سے گزرتا ہوا چاندپر نقشِ پا چھوڑ آیا ہے اور یہ سب کچھ اذن اللہ سے ہو رہا ہے..... مسیح کا مٹی کے پرندے میں یا کسی موجد کا کسی تخلیق میں پھونک مارنا مراد نہیں بلکہ مراد محض بنا کر چلانا ہے۔"

(ایضاً ص۱۷)

اندھوں کو بینائی اور بہروں کو شنوائی عطا کرنا

اسلامی مشن لاہور:-

" آج تو میڈیکل سائنس نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ دلوں، پھیپھڑوں اور دیگر اعضاء کو تبدیل کرنے لگے ہیں گویا حیاتِ نَو بخش دیتے ہیں۔ اندھوں کو اپریشن

کے ذریعہ بینا بنا دیا جاتا ہے اور جس سرعت سے طبّی
دنیا ترقی کر رہی ہے اگر خود جناب مسیح دنیا میں تشریف
لائیں تو حیرت زدہ رہ جائیں۔"
(ایضاً صـ۱۶۔")

زندہ نبی

اسلامی مشن لاہور۔:
" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم زندہ جاوید ہیں۔ کروڑوں
مسلمان جب آپ کا مبارک نام سنتے ہیں یا لیتے ہیں تو انکی گردنیں
فرطِ احترام سے جھک جاتی اور لب پر درود وسلام جاری
ہو جاتا ہے۔ آپ کا نام دن میں پانچ بار خدا کے نام
کے ساتھ روئے زمین پر اذانوں میں بلند کیا جاتا ہے
آپ کا قرآن واحد کتاب ہے جو سب سے زیادہ پڑھی
جاتی ہے ..... دنیا میں حیات ابدی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے جن کے روحانی
انوار سے لاکھوں انسان اب بھی حیات ابدی حاصل
کر رہے ہیں اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ "
(ایضاً صـ۲)

آسمان پر جانے کا ذکر

۱۔ مولانا حافظ ابوالفرح محمد عبدالحمید صاحب پانی پتی ۔:
" باری تعالیٰ عزحکمتہ نے حضرت مسیح کو اوس جگہ سے بجوہر عنصری اپنی طرف کھینچ لیا، اوٹھا لیا، بلا لیا نہ یہ کہ آسمان کی طرف اوڑا لیا جیسا کہ نادان آریے نے سمجھا۔ اگر کوئی مدعی غیرت دار قرآن کے الفاظ سے یہ امر ثابت کر دے کہ حضرت عیسیٰ کو خدا نے آسمان پر اڑا لیا تو ہم اس کو بیس روپے دینے کا اعلان کرتے ہیں۔" (ترک اسلام بجواب ترک اسلام صفحہ ۱۹۳ مطبع ہمدرد اسلام آگرہ نومبر ۱۹۰۳ء)

۲۔ اسلامی مشن لاہور۔:
" قرآن میں کہیں نہیں لکھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے اور پھر بنی آدم کی ہدایت اور رہبری کے لیے نازل ہو گا۔ اگر ہے تو قرآن حکیم کی وہ آیت پیش کریں جس میں مسیح کے کسی آسمان پر ہونے کا ذکر ہے یا یہ لکھا ہے کہ آپ دنیا کی ہدایت کے لیے دوبارہ آئیں گے۔"
(آئینہ حقائق قرآن صفحہ ۹۵)

۳- عرب دنیا کے ممتاز عالم دین علامہ عبدالکریم الخطیب:-
" قرآن مجید میں مسیح کی دوبارہ آمد کا کوئی ذکر نہیں
مسیح کے متعلق اکثر روایات علماء اہل کتاب نے اسلام
میں داخل کی ہیں۔"
(المسیح فی القرآن ص۵۳۸-۵۳۹۔ ناشر دارالکتب الحدیثۃ
شارع جمہوریہ طبع اوّل ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

یہ عقیدہ مسیحی عقیدہ ہے

مولانا ابو الکلام صاحب آزاد امام الہند:-
" بلاشبہ یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ عقیدہ اپنی نوعیت
میں ہر اعتبار سے ایک مسیحی عقیدہ ہے اور اسلامی
شکل و لباس میں نمودار ہوا ہے۔"
(نقشِ آزاد ص۱۰۲ ناشر کتاب منزل لاہور طبع دوم جولائی ۱۹۵۹ء)

بائبل کا امریکی ایڈیشن

پادری عنایت مسیح صاحب:-
" بائبل مقدس کے امریکی ایڈیشن سے "حذف شدہ"

آیات پر غور کرنے سے ایک حقیقت واضح ہے کہ آر ایس وی کے مترجمین کے سامنے ایک ہی منصوبہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے کلامِ مقدس میں سے وہ تمام آیات حذف کر دی جائیں جن سے خداوند یسوع مسیح کا تجسم، الوہیت، کفارہ، مُردوں میں سے زندہ ہونا، اور آسمان پر صعود فرمانا ثابت ہوتا ہے تاکہ خداوند یسوع مسیح کی دوبارہ آمد مشکوک ہو جائے اور خداوند کو وہی حیثیت حاصل رہے جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہے اور انہوں نے اس طرح خداوند مسیح کی الوہیت اور پاکیزگی اور فوق البشر ہونے کا انکار کیا ہے اور یہ ایک ایسی مذموم جسارت ہے کہ اس کی موجودگی میں مسیحیت کی ساری عمارت دھڑام سے گر جاتی ہے۔"

(رسالہ "کلام حق" گوجرانوالہ اپریل ۱۹۷۸ء صـ۷)

گنبدِ خضریٰ

اردو ماہنامہ "رابطہ" کراچی:-

"رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی جگہ دفن کیا گیا جہاں آپؐ کی وفات ہوئی تھی۔ یہ جگہ ام المومنین حضرت

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کمرہ تھا ۔ بعد میں اس جگہ
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو بھی
ان کی وفات کے بعد دفن کیا گیا اور اب صورت یہ
ہے کہ اس جگہ کسی اور قبر کی گنجائش نہیں ۔"
(شمارہ ۸ ، فروری ۱۹۸۷ء صٓ)

مقبرہ خانیار

۱۔ علامہ رشید رضا مصری
" فَفِرَارُهُ إِلَى الْهِنْدِ وَمَوْتُهُ فِي ذَالِكَ الْبَلَدِ
لَيْسَ بِبَعِيْدٍ عَقْلاً وَلاَ نَقْلاً ۔"
(تفسیر المنار جلد ۶ صہ ۴۳ ناشر دار المعرفہ بیروت)
یعنی حضرت مسیحؑ کا ہندوستان میں ہجرت کرنا اور سرینگر
میں وفات پانا عقل و نقل سے بعید نہیں ۔
۲۔ الاستاذ عباس محمود العقاد
" وَمِنَ الْأَخْبَارِ التَّارِيْخِيَّةِ خَبَرٌ لَا يَصِحُّ اغْفَالُهُ
فِي هٰذَا الصَّدَدِ، لِأَنَّهُ مَحَلُّ نَظَرٍ كَبِيْرٍ وَهُوَ
خَبَرُ الضَّرِيْحِ الَّذِيْ يُوْجَدُ فِي طَرِيْقِ "خَانْ
يَارْ" بِعَاصِمَةِ كَشْمِيْرَ وَيُسَمُّوْنَهُ هُنَالِكَ ضَرِيْحَ
النَّبِيِّ أَوْ ضَرِيْحَ عِيْسٰى وَرَوَى تَارِيْخُ الْأَعْظَمِي

الَّذِیْ دُوْنَ قَبْلَ مَائِتَی سَنَةً اَنَّ الضَرِیْحَ لِنَبِیٍّ اِسْمُهُ " عُوصَ آصاف " وَیَتَنَاقَلُ اَهْلُ کَشْمِیْرِ عَنْ آبَائِهِمْ اَنَّهُ قَدِمَ اِلٰی هٰذِهِ الْبِلَادِ قَبْلَ اَلْفَی سَنَةٍ "[1]

(حیاة المسیح فی التاریخ وکشوف العصر الحدیث صد ۲۵۵-۲۵۶
ناشر دار الکتاب عربی۔ بیروت ۱۹۶۹ء)

یعنی اس سلسلہ میں تاریخی خبروں میں سے ایک ایسی اہم خبر بھی ہے جس کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خبر بہت ہی قابل غور ہے اور اس خبر کا تعلق اس قبر سے ہے جو کشمیر کے دار السلطنت (سرینگر) محلہ خانیار میں واقع ہے اور اس جگہ اس قبر کو قبر نبی یا قبر عیسیٰ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ "تاریخ الاعظمی" کی کتاب جو دو سو سال قبل مدوّن ہوئی تھی اس میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ قبر اس نبی کی ہے جس کا نام عوص آصاف (یوز آسف) تھا۔ باشندگانِ کشمیر اپنے آباؤ اجداد سے بیان کرتے آرہے ہیں کہ یہ نبی

---

[1] پاکستان کواپریٹو پبلشرز ۲۔ فیضی سٹریٹ اچھرہ موڑ لاہور نے "حیات مسیح" کے نام سے اس کتاب کا ترجمہ شائع کیا ہے مگر یہ پوری عبارت بلکہ اس کے متعلق اگلا حصہ بھی حذف کر ڈالا

اس علاقہ میں دو ہزار سال قبل آئے تھے۔

میرزا الوالفضل بن فیاض شیرازی

" اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ (۲۳ : ۵۰) ایسی بلند سرزمین میں جہاں میووں کی افراط ہے اور نہریں جاری ہیں یہ بیان ہے اس سرزمین کا جہاں صلیبی کارروائی کے بعد حضرت مسیحؑ اور ان کی والدہ ماجدہ کو پناہ ملی۔ مولوی محمد علی اپنے ترجمہ قرآن مجید میں یہ مقام کشمیر کو قرار دیتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ آنجناب کے تاریخی حالات بھی اس کے معاون ہیں۔"

(غریب القرآن فی لغات الفرقان صہ ۱۲۶ ناشر قانونی کتب خانہ کچہری روڈ لاہور)

علامہ زین الدین رہنما۔

" بموجب آں مسیح پس از آنکہ رنج فراوانی از یہود کشید در پیش گرفت و برائے قبائل اسرائیلی کہ بکشمیر و شرق افغانستان کوچ کردہ بودند موعظہ ھا کرد"

(ترجمہ) اس کی رُو سے مسیح نے یہود کے ہاتھوں بیحد تکالیف برداشت کرنے کے بعد مشرق کی راہ لی اور ان اسرائیلی قبائل کو جو کشمیر اور مشرقی افغانستان کی جانب کوچ کر گئے تھے وعظ و تلقین فرماتے رہے۔

موت میں اشتباہ

۱۔ مولانا ابوالکلام صاحب آزاد :-

ترجمہ: نیز ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعویٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کر ڈالا حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا کہ بلکہ حقیقت ان پر مشتبہ ہوگئی (یعنی صورتِ حال ایسی ہوگئی کہ انہوں نے سمجھا کہ ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں کر سکے تھے)۔

تفسیر: آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ہے .... اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت مشتبہ ہوگئی وہ زندہ تھے مگر انہیں مُردہ سمجھ لیا۔"

(ترجمان القرآن جلد اوّل صہ ۳۷۵ ناشر شیخ مبارک علی تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور۔ ۱۹۳۱ء)

۲۔ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری :-

" قائلینِ وفات اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں، میرے نزدیک وہ بھی قابلِ ترک نہیں۔ لٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمُ الْمَسِیْحُ بِالْمَوْتیٰ اِلَّا اِنَّہٗ لَمْ یَمُتْ۔" (اہلحدیث

۱۶ر اکتوبر ۱۹۳۱ء ۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل صـ۲۷۴-۲۷۳ ناشرادارہ ترجمان السنہ ، ۷۔ ایبک روڈ ۔ لاہور)

یعنی مسیح کے مُردہ ہونے کا شبہ ہوا درآں حالیکہ مسیح فوت نہیں ہوئے تھے ۔

۳۔ اسلامی مشن لاہور :۔

" گو مسیح قتل و مصلوب تو نہ ہوئے تاہم ان سے ایسا واقعہ ضرور پیش آیا جس سے انکی حالت مقتول یا مصلوب کی سی ہوگئی اور یہ بات اس دعویٰ کی بھی تردید کر دیتی ہے کہ کسی قسم کی تکلیف سے پہلے ہی فرشتے آپکو اٹھا کر آسمان پر لے گئے ۔"

(آئینہ حقائق قرآن صـ۴۷)

رفع الی اللہ

مولانا عبید اللہ سندھی :۔

" مفسرین نے ایک قصہ بنا دیا اور مسلمان اس پر ایمان لائے کہ مسیح رفع کرلیا گیا اور اس کا ایک حواری اس کی صورت بن گیا ...... بل رفعہ اللہ الیہ یہ کلمہ قرآن میں ایک بار مستعمل نہیں ہوا بلکہ اس کلمہ کی بہت سی مثالیں اور نظائر ہیں جیسے اجتماعیت میں مقام عالی

حاصل ہو تو قرآن اسے رفع کے ساتھ موصوف کرتا ہے
ہمارا ایمان ہے کہ اللہ نے مسیح کا درجہ بلند کیا... ہمیں
یہ ضرورت نہیں کہ قرآن کی تفسیر میں اس کے رفع جسمانی
کے قائل ہوں۔ اہل متکلمین ہماری مخالفت کرتے ہیں تو
یہ اختلاف آج کا نہیں بلکہ شروع اسلام میں چلا آرہا
ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ
قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔نسفی نے بہٖ کی ضمیر کا مرجع الی اللہ
یا محمد کی طرف کیا ہے اور دوسری ہٖ ضمیر کا مرجع کتابی
کی طرف کیا ہے .... ہمارا اس آیت کے متعلق خاص
مطالعہ ہے کہ یہود مدینہ کے ان ساکنین میں ایسا کوئی نہ
رہے گا جو موت سے پہلے نبی پر ایمان نہ لائے۔"
(الہام الرحمٰن فی تفسیر القرآن صفحہ ۳۹۶-۳۹۷ ناشر ادارہ
بیت الحکمہ کبیر والا ملتان)

توفّی کے معنی طبعی موت

۱۔ علامہ الشیخ محمود شلتوت مفتی مصر:-
" یموت حتف انفہ من غیر قتل ولا صلب"
("الرسالہ" قاہرہ ۱۱ مئی ۱۹۴۲ء صد ۵۱۹ ۔ الفتاوی صد ۶۴ مطبوعہ
دار الشروق قاہرہ ۱۹۸۴ء) یعنی متوفیک میں اللہ نے خبر دی کہ

حضرت مسیح طبعی موت سے مریں گے نہ قتل ہوں گے نہ مصلوب

۲۔ الدکتور محمود بن الشریف:-

" اذا المعنی اللغوی الوضعی والمعنی القرآنی المراد لکلمة متوفیك انّما هو ممیتك إماتة عادیة ومن قال ان عیسی حیّ فی السماء فذالك ادعا وزعم منه۔"

(الادیان فی القرآن ص۲۱۱ ناشر دار المعارف مصر ۱۹۷۲ء)

یعنی کلمہ متوفیك کے لغوی، وضعی اور قرآنی معنٰی یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں طبعی موت عطا کریگا اور جو شخص کہتا ہے کہ حضرت عیسٰی آسمان پر زندہ ہیں تو یہ محض اس کا ادعا اور گمان ہے۔

۳۔ ایرانی عالم علامہ زین الدین رہنما:-

" عیسٰی بمرگ طبیعی مردہ است و با فلاک نرفتہ است۔"

(ترجمہ قرآن مجید ترجمہ و تفسیر فارسی ص۵۰۹ مطبوعہ ایران طبع دوم) حضرت عیسٰی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اور آسمان پر ہرگز نہیں گئے

بصیرت افروز اعلان

۱۔ مولانا ابوالکلام آزاد:-

" وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ مرزا صاحب

کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لیے کہ :

؎ تو بُرا ہے تو بھلا ہو نہیں سکتا ہے اے ذوق
وہ بُرا خود ہے کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے

(ملفوظات آزاد صد۱۳۱ ناشر انور عارف مکتبہ ماحول کراچی طبع اوّل اکتوبر ۱۹۶۱ء)

۲۔ ڈاکٹر علامہ سر محمدؐ اقبال صاحب :-

" مرزائیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت مسیح ایک فانی انسان کی مانند جامِ مرگ نوش فرما چکے ہیں اور نیز یہ کہ انکے دوبارہ ظہور کا مقصد یہ ہے کہ روحانی اعتبار سے ان کا ایک مثیل پیدا ہوگا کسی حد تک معقولیت کا پہلو لیے ہوئے ہے۔"

(اخبار "مجاہد" ۱۳ر فروری ۱۹۳۵ء)

۳۔ الحاج ابوظفر نازش رضوی :-

رضوی صاحب کا مشہور شعر ہے۔

؎ جناب موسیٰ و عیسیٰ کے بعد دنیا سے
ہوئے رسولِ معظم بھی سوئے خُلد رحیل

(اخبار آزاد ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۱ء صدا)

۴۔ علامہ آیت اللہ خمینی :۔
"میں پوپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آج حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے تو وہ مسٹر کارٹر کو تنبیہہ کرتے اور اگر آج حضرت عیسیٰ زندہ ہوتے تو ہمیں اس عوام دشمن کے شکنجے سے نجات دلاتے۔"
(امروز ۲۵ر نومبر ۱۹۷۹ء صد۳ ترجمہ رخشندہ حسن)

جدید عربی لٹریچر میں تذکرہ

اب تک دنیائے عرب و عجم کے متعدد بلند پایہ علماء و فضلاء کے قلم سے نظریۂ وفات مسیحؑ کے حق میں واضح بیانات شائع ہو چکے ہیں ۔ ذیل میں جدید عربی لٹریچر سے چند نئے اقتباسات ہدیۂ قارئین ہیں ۔

۱۔ علامہ محمد عزت الطہطاوی :۔
"فَهُوَ كَسَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ مَاتَ وَرُفِعَ بِرُوحِهِ فَقَطْ"
(النصرانیۃ والاسلام صد۲۱ مکتبۃ النور)
حضرت عیسیٰ دیگر انبیاء کی طرح فوت ہوئے اور فقط اپنی روح کے ساتھ اٹھائے گئے۔

۲۔ دکتور حامد عوض اللہ :۔

" وَمَا ظَهَرَتِ الْمَسِيحِيَّةُ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ اَمَاتَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ "

(حزبان صہ ۸۵ ناشر دار ومکتبۃ الهلال بیروت ۱۹۸۴ء)

جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ بن مریم کو موت نہیں دی، مسیحیت کو غلبہ نہیں ہوا۔

۳۔ الدکتور شلبی :-

" انہٗ مات حیث شاء اللّٰہ و رفعت روحہ الی بارئہا "

جہاں خدا نے چاہا حضرت مسیح نے وفات پائی اور آپ کی روح خالق حقیقی کی طرف اٹھالی گئی۔

۴۔ الشیخ ابوزھرہ :-

" اِنَّ نُصُوصَ الْقُرْاٰنِ لَا تَلْزِمُنَا بِالْاِعْتِقَادِ بِاَنَّ الْمَسِيْحَ رُفِعَ اِلَى السَّمَاءِ بِجَسَدِهٖ "

نصوص قرآنی کی رو سے ہم پر لازم نہیں کہ ہم یہ اعتقاد رکھیں کہ حضرت مسیح آسمان پر جسم سمیت اٹھالیے گئے۔

۵۔ الاستاذ الشیخ محمد غزالی :-

" اَمِيْلُ اِلٰى اَنَّ عِيْسٰى مَاتَ وَاِنَّهٗ كَسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ مَاتَ وَرُفِعَ بِرُوْحِهٖ فَقَطْ۔ "

میرا غالب خیال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ باقی انبیاء کی طرح مر چکے ہیں اور رفع فقط ان کی روح کا ہوا ہے۔
(رسالہ "صباح الخیر" عربی - ۶ رجمادی الثانی ۱۴۰۷ھ صـ۲۲-۲۵)

۶۔ تلسمان کانفرنس میں فاضلانہ مقالہ۔:
السید عزالدین بلیق نے الجزائر کے شہر تلسمان میں ایک فاضلانہ مقالہ پڑھا جس کے آخر میں فرمایا:

" وَبَعْدَ اِثْبَاتِ هٰذِهِ الْبَرَاهِيْنِ حَوْلَ مَوْتِ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنَصِّ الْقُرْاٰنِ وَبِالتَّالِيْ اِسْتِحَالَةِ نُزُوْلِهٖ مِنَ السَّمَاءِ هَلْ بَقِيَ عَاقِلٌ يُؤْمِنُ بِاَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَازَالَ عَلٰى قَيْدِ الْحَيٰوةِ حَتَّى السَّاعَةِ۔"
(اخبار "الرائی" ۱۸ر مارچ ۱۹۸۳ء صـ۴)

مسیح علیہ السلام کی وفات پر نص قرآن سے دلائل کے اثبات اور آپ کے نزول سماوی کے محال قرار پانے کے بعد کیا کوئی عقلمند یہ ایمان رکھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح اب تک بقید حیات ہیں۔؟

حدیث نبویؐ کا ترجمہ

مولانا عبد القیوم صاحب ندوی کے

قلم سے ترجمہ حدیث۔
" عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میری امت میں انصاف کرنے والے حاکم کی حیثیت میں پیدا ہوں گے۔"
(خطبات نبویؐ صـ۲۴۱ مطبوعہ تاج کمپنی۔)

مہدیٔ موعود

الشیخ محمد علی صابونی :-
" اَلْمَهْدِيُّ الَّذِيْ وَرَدَتْ بِهِ النُّصُوْصُ مُؤَيَّدٌ مِنَ اللّٰهِ بِالْآيَاتِ الْبَيِّنَةِ ... وَهُوَ مُصْلِحٌ دِيْنِيٌّ لَا لِإِسْفَاكٍ لِلدِّمَاءِ يَأْتِيْ بِالْخَرَابِ وَالدَّمَارِ مِنْ حَيْثُ مَا شَاهَدْتَ الْمَهْدِيَّ الْمَزْعُوْمَ مُدَجَّجًا هُوَ وَأَنْصَارُهُ بِالسِّلَاحِ عَرَفْتَ أَنَّهُ دَجَّالٌ "
(المہدی واشراط الساعۃ صـ؎ ناشر مکتبۃ الغزالی۔ دمشق موسسہ مناہل العرفان بیروت ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء)

یعنی جس مہدی کا نصوص میں ذکر ہے وہ آیات بینات سے تائید یافتہ ہوگا۔ ..... وہ ایک دینی مصلح ہوگا۔ نہ خون بہائے گا نہ تباہی اور بربادی پھیلائے گا جیسا کہ آپ نے (حال ہی میں) من گھڑت مہدی کو دیکھا کہ وہ اور اس کے ساتھی ہتھیاروں سے مسلح تھے اور آپ پہچان گئے کہ یہ (مہدی

نہیں) دجال تھا۔

خاتم المجدّدین کا عارفانہ تصوّر

مولانا قاری محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند:۔

" دجّال اعظم کو نیست و نابود کرنے کیلئے امت میں ایک ایسا خاتم المجدّدین آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہوئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو ۔ ختمِ نبوت کی روحانیت کا انجذاب اُس مجدّد کا قلب کر سکتا تھا جو خود بھی نبوت آشنا ہو .... اس انعکاس کیلئے ایک ایسے نبوّت آشنا قلب کی ضرورت تھی جو فی الجملہ خاتمیت کی شان بھی اپنے اندر رکھتا ہو تاکہ خاتم مطلق کے کمالات کا عکس اس میں اتر سکے اور ساتھ ہی خاتم مطلق کی ختم نبوت میں فرق

بھی نہ آئے۔"

(تعلیماتِ اسلام اور مسیحی اقوام صد ۲۲۹ ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

آفتاب نبوّت کی ضیاء پاشیاں

۱۔ مولانا قاری محمد طیّب صاحب:۔

" حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوّت بخشی بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپؐ کے سامنے آگیا، نبی ہوگیا۔"

(آفتابِ نبوت صد ۱۰۹ ناشر ادارہ عثمانیہ پرانی انارکلی لاہور)

۲۔ مولانا شبّیر احمد صاحب عثمانی:۔

" بعض محققین کے نزدیک تو انبیاء سابقین اپنے عہد میں خاتم الانبیاء صلعم کی روحانیتِ عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے جیسے رات کو چاند اور ستارے سورج سے مستفید ہوتے ہیں۔ حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم

اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب وکمالات کا سلسلہ بھی روحِ محمدی صلعم پر ختم ہوتا ہے۔ بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپؐ رتبی وزمانی ہر حیثیت سے خاتم النبیین ہیں۔ اور جنکو نبوت ملی ہے آپؐ ہی کی مُہر لگ کر ملی ہے۔" (حاشیہ قرآن شریف مترجم صنہ ۵۵ ناشر نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ۔ کراچی)

خلاصہ عقائد

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری:-

"چونکہ میں قرآن مجید کو اپنا بلکہ جملہ انسانوں کا کامل ہدایت نامہ جانتا ہوں اس لیے اپنا اعتقاد دو شعروں میں ظاہر کرکے بعد سلام رخصت ہوتا ہوں ؎

جمال وحسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اسکی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے[1]

۴ رجنوری ۱۹۲۴ء - خادم اسلام، ہیچمدان ابوالوفا ثناء اللہ
ایڈیٹر "اہلحدیث" امرتسر
(فتاویٰ ثنائیہ جلد اوّل صـ۸۶ ناشر ادارہ ترجمان السنۃ
- ۷- ایبک روڈ لاہور)

اگر کوئی صاحب بصیرت پچھلی صدیوں کے نظریات اور ان جدید رجحانات کا تقابلی مطالعہ کرے تو وہ یقین اور معرفت سے لبریز ہو کر پکار اٹھے گا کہ واقعی ایک نئی زمین اور نیا آسمان اُفقِ عالم پر نمودار ہو چکا ہے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین

---

[1] حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مشہور اشعار منقول از براہین احمدیہ حصّہ سوم صـ۱۸۲ مطبوعہ ۱۸۸۲ء